Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:9 (1979)

تبصرہ کتب

نام کتاب : **تگ و تاز**

مصنف : ایم اسلم

ناشر: مکتبہ نظامی، فلیمنگ روڈ، لاهور

صفحات ۵۷۳

قیمت ۳۶ روپئے

زندہ قومیں همیشہ اپنی تاریخ، اپنی ثقافت اور علمی ورثہ کی حفاظت کرتی رهتی هیں ۔ کیونکہ تاریخ هی ایک ایسا معیار هے جس پر قوموں کو ناپ کر ان کے عروج و زوال اور ان کی تہذیب و ثقافت سے آگہی حاصل کی جا سکتی هے ۔ پھر زندہ اقوام اگر تعمیری کارنامے سر انجام دیتی هیں تو انھیں جنگ و جدل اور اپنے دشمنوں سے بھی نبرد آزما هونا پڑتا هے۔ اس طرح جو اقوام اپنی برتری تسلیم کروا لیتی هیں وهی کامرانی سے همکنار سمجھی جاتی هیں ۔ اسلام اور کفر همیشہ سے باهم برسر پیکار رهے هیں اور اللہ تعالی نے اسلام کو همیشہ اپنی نصرت کی بدولت فتح و کامرانی سے بهرہ ور کیا هے ۔ اسی موضوع پر نقاش فطرت جناب ایم اسلم نے قلم اٹھایا هے ۔

زیر تبصرہ کتاب "تگ و تاز" فاضل مصنف کی جدیدترین کاوش هے جو اسلام کے رزمی ادب سے بحث کرتی هے ۔ یہ کتاب پیش لفظ حرف آخر اور ۳۶ دیگر عناوین پر مشتمل هے۔ اس کتاب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور سے پاک و هند کی ۱۹۶۵ء کی جنگ تک کے واقعات بیان کئے گئے هیں ۔ مطالعہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندازہ ہوتا ہے کہ جناب ایم اسلم صاحب نے کتاب کا ابتدائی حصہ تعارف اور مسلمانوں کا اپنے ماضی سے رشتہ جوڑنے کے لئے شامل کیا ہے کیونکہ وہ پہلے بارہ عنوانات صرف ۹۰ صفحات میں سمیٹ لیتے ہیں۔

نقاش فطرت نے برصغیر کی تاریخ کو تفصیل سے موضوع بحث بنایا ہے۔ اور ایک سچے پاکستانی اور محب وطن کی طرح انہوں نے اس پر سیر حاصل بحث کی۔ تحریک پاکستان، مطالعہ پاکستان، قیام پاکستان، ہندو مسلم تعلقات اور قیام پاکستان کے بعد پاک و ہند روابط ان کے خصوصی موضوعات ہیں جن پر وہ پورے بست و کشاد سے لکھتے ہیں۔ ان کی زیر نظر کتاب یوں تو ساری کی ساری ہی حوالہ (Reference) کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم ''کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا،، اور ''زبان خلق،، نہایت ہی قیمتی ابواب ہیں۔ ان میں فاضل کتاب نگار نے عالمی اخبارات و جرائد سے وہ سارا مواد اور حوالے جمع کر دئے ہیں جن میں عالمی رائے سازوں نے پاکستان کی خارجہ پالیسی، مسئلہ کشمیر، پاک و بھارت تعلقات اور ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بارے میں تحریر کیا ہے یہ ابواب مستقبل کے تاریخ نگار کو پاکستان کا موقف سمجھنے میں مدد گار ثابت ہوں گے۔

جناب اسلم صاحب چونکہ پرانے مسلم لیگی ہیں۔ اس لئے تحریک پاکستان کی جملہ کڑیوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس موضوع کے لئے چودہ پندرہ عناوین مخصوص کئے ہیں اور وہ جملہ کڑیوں کو تاریخی ترتیب سے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں اسی طرح انہوں نے ایک منجھے ہوئے تاریخ دان کی طرح پاک بھارت جنگ ۱۹۶۵ء کے واقعات نہایت ہی ذمہ داری اور کشادگی سے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب کے مطالعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف کسی اور صنف ادب پر لکھنے والے کی بجائے ایک تاریخ نگار ہیں۔ اور مسلمان قوم کی تاریخ کو جدید انداز میں نئی نسل کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

میاں صاحب علامہ اقبال سے بہت متاثر ہیں اور وہ اپنی تاریخ نویسی میں علامہ کا جابجا ذکر کرتے ہیں اور ان کی نظموں اور نثری کلام سے استفادہ کرتے ہیں گویا اس طرح وہ بالواسطہ اقبال فہمی کی جانب بھی قاری کی توجہ مبذول کراتے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں زبان نہایت شستہ اور رواں استعمال ہوئی ہے جو تاریخ نویسی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم پنجابی الفاظ کی آمیزش جا بجا کھٹکتی ہے۔

بزرگ مصنف کا طریق کار یہ ہے کہ ایک عنوان قائم کرکے اس پر گفتگو کا آغاز عموماً علامہ اقبال کے اشعار سے کرتے ہیں۔ پھر صورت موضوع پر بحث کرتے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس کریں وہاں زیریں صفحہ حاشیہ میں وضاحت کرتے ہیں اور حوالہ جات بھی درج کرتے ہیں ان کے حوالہ جات کی فہرست کافی طویل ہے۔ تاہم حوالہ درج کرتے وقت وہ بعض اوقات صرف مصنف کا نام لکھتے ہیں اور بعض اوقات صرف کتاب کا نام، وہ صفحات اکثر درج نہیں کرتے۔ اسی طرح کتاب کی جائے طباعت اور سن طباعت کا بھی ذکر نہیں کرتے۔ آئندہ طباعت میں حوالہ جات کی تکمیل کردی جائے اور آخر میں کتابیات کا اضافہ کر دیا جائے تو کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہوگا۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے عیاں ہے کہ زیر نظر کتاب مسلمانوں کی تگ و تاز جاودانہ سے بحث کرتی ہے۔ اس لئے یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بر صغیر میں مسلمانوں کی تاریخ نویسی اور اردو کے رزمی ادب میں ایک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مفید اضافہ ہے اور مطالعہ پاکستان کے طلبہ کے لئے حوالہ کی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے ۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے اور قیمت بھی مناسب ہے ۔

محمد طفیل

تصحیح

"فکر و نظر" کے شمارہ برائے فروری ۱۹۷۹ء میں ص ۵۷ کی نویں اور دسویں سطر میں ایک فقرہ اس طرح طبع ہوا ہے۔

"بلکہ صاف اور واضح الفاظ میں کہہ دیا گیا ہے"

یہ فقرہ حقیقت میں اس طرح تھا "بلکہ ایک حدیث کے مطابق تو صاف اور واضح الفاظ میں کہہ دیا گیا ہے"

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مذکورہ بالا فقرے کو اسی صورت میں مکمل کرلیں ۔

© rasailojaraid.com